الشافعی وکان علی رأس المائۃ الثالثۃ الاشعری وکان علی المائۃ الرابعۃ ابن الباقلانی وکان علی رأس المائۃ الخمسۃ الامیر المؤمنین المسترشد باللہ“

کے سرے پر ابن الباقلانی اور پانچویں صدی کے سرے پر امیر المومنین مسترشد باللہ تھے۔

اگرچہ خود حافظ ابن عساکر کی اپنی رائے مائۂ خامسہ کے مجدد کے متعلق یہ ہے کہ وہ امام غزالی تھے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔

”وعندی ان الذی کان علی رأس الخمس مائۃ۔ الامام ابو حامد محمد الغزالی“

یہ چھٹی صدی ہجری کے بزرگ ہیں اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس صدی میں بھی قرونِ ماضیہ کی طرح اسلام کے فلسفۂ تاریخ اور تجدیدِ دین کی توجیہہ و توضیح اسی انداز میں کی جاتی تھی۔ اگلی صدیوں میں بھی یہی اندازِ فکر برقرار رہا چنانچہ حافظ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ نے اس باب میں ایک ارجوزہ بنام ”تحفۃ المہتدین باخبار المجددین“ تصنیف فرمایا ہے جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

الحمد للہ العظیم المنۃ ۔۔۔ المانح الفضل لاھل السنۃ
ثم الصلوۃ والسلام نلتمس ۔۔۔ علی نبی دینہ لا یندرس
لقد اتی فی خبر مشتھر ۔۔۔ رواہ کل حافظ معتبر
بانہ فی رأس کل مائۃ ۔۔۔ یبعث ربنا لھذہ الامۃ
منا علیھا عالما یجدد ۔۔۔ دین الھدی لانہ مجتھد
فکان عند المائۃ الاولی عمر ۔۔۔ خلیفۃ العدل باجماع وقر
والشافعی کان عند الثانیۃ ۔۔۔ لما لہ من العلوم السامیۃ
وابن سریج ثالث الائمۃ ۔۔۔ والاشعری عدہ من امۃ
والباقلانی رابع او سھل او ۔۔۔ الاسفرائنی خلف قد حکوا

غرض صدرِ اسلام سے جب کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث مجددین ملت کو اپنے تلامذہ سے روایت کیا آج کے دن تک اسلام کے فلسفۂ تاریخ کی اساس اسی حدیث مجددین ملت پر استوار کی جاتی ہے اور تجدیدِ دین کے اہم مسئلہ کو کچھ اسی انداز میں سمجھا جاتا ہے۔ جو ہم نے گذشتہ سوال کے جواب میں ”تاریخ کی شہادت“ کے عنوان سے اختیار کیا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ